فضائل رمضان

پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا

خطبہ مبارک

http://salfibooks.blogspot.com

(۱) فضائلِ رمضان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبۂ مبارکہ

رمضان المبارک کے فضائل میں شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ کے مجمع میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا، جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ خطبۂ مبارکہ فضائلِ رمضان میں بڑا جامع ہے۔ اس میں اس مہینے کی، روزے کی اور روزہ داروں کی فضیلت کے ہر گوشے کی نہایت شاندار طریقے سے وضاحت فرمائی گئی ہے۔ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایمان افروز خطبہ آپ بھی پڑھیں اور اپنے کشتِ دل سیراب اور مشامِ جاں کو معطر کریں۔ اس خطبۂ مبارکہ کے الفاظ وجد آفریں، اس کا اسلوب دِل نشین، اس کا لہجہ نشاط آگیں اور اس میں بیان کردہ حقائق و معانی ایمان پرور اور روح افزا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہینے میں توفیقِ عمل سے نوازے اور اپنی خاص رحمت و مغفرت سے شادِ کام فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ اَدّٰى

فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ

هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ،
وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا
كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ
لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ
بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ
أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ
حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ
أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ،
مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ
النَّارِ۔ (الجامع لشعب الایمان ج ۷، ص ۲۱۶، مشکوٰۃ المصابیح ج۱ ص ۱۷۴

(صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۱۹۲)

بسندِ ضعیف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ
شعبان کے آخری روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ
اے لوگو! بحقیق عظمت اور برکت والے مہینے نے تم پر سایہ ڈالا ہے۔ اس مہینے
میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے
بھی زیادہ افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض قرار
دیئے ہیں۔ اور اس کی رات کی نماز (قیام رمضان) کو نفل ٹھہرایا ہے۔

3

اس مہینے میں جو شخص ایک اچھی عادت یا نفلی عبادت اور نیکی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ حیثیت ہوگی جو رمضان شریف کے سوا ایک فرض ادا کرنے کی ہوتی ہے اور جس نے اس ماہ میں ایک فریضہ ادا کیا اس نے یوں سمجھیے کہ ستّر فریضے ادا کیے۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ یہ مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبّت کرنے کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کی روزی بڑھا دی جاتی ہے۔ جس شخص نے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے نجات دلانے کا ذریعہ بن جائے گا اور روزہ دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر اِفطار کرانے والے کو ثواب ملے گا۔

ہم نے عرض کی یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہم میں سے ہر ایک تو اس حیثیت میں نہیں ہوتا کہ روزہ دار کو روزہ اِفطار کرا سکے تو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عنایت کرے گا جس نے ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ یا ایک خشک کھجور سے کسی کا روزہ افطار کرایا۔

اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو سیر کر کے پلایا تو اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوضِ کوثر سے اس طرح پلائے گا، کہ پھر جنّت میں داخل ہونے

(4)

تک اس کو پیاس محسوس نہ ہوگی۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت کا، درمیانہ بخشش و مغفرت کا اور آخری دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اور جو شخص اس مبارک ماہ میں اپنے ماتحت غلام، مزدور، اور ملازمین وغیرہ سے تخفیف کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات دے دے گا۔"

اللہ تعالیٰ کے مُنادِی کی پکار

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَ مَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ لِلّٰہِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ۔ (سنن ابن ماجہ ج۱ ص۱۲۰، جامع ترمذی ج۱ ص ۱۴۷، مشکوٰۃ ج۱ ص ۱۷۳)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین و سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں

دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور منادی پکارتا ہے،
اے طالبِ خیر! آگے بڑھ، اے شر کے متلاشی، رُک جا۔
اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنّم سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور ہر رات یُوں
ہی اعلان ہوتا رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ
منادی کہتا ہے :-

هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ يُّغْفَرُ لَهٗ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يَّتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ،
هَلْ مِنْ دَاعٍ يُّسْتَجَابُ لَهٗ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُّعْطٰى سُؤْلَهٗ۔

(الجامع لشعب الایمان ج ۷ ص ۲۱۴ ، ترغیب ج ۲ ص ۱۰۴)

یعنی کیا کوئی گناہ کی معافی مانگنے والا ہے؟ اس کے گناہ معاف کر
دیئے جائیں ؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ اس کی توبہ قبول
فرمالے؟ کیا کوئی دُعا کرنے والا ہے کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؟ کیا
کوئی سائل ہے کہ اس کا سوال پُورا کر دیا جائے؟